



رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء کرام اور ان کے علاوہ مومنین پر درود بھیجنا کیسا ہے؟

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سن 1421ھ

(سابق سننیر رکن کبار علماء کمیٹی، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: فتاویٰ نور علی الدرب آرٹیکل 654۔

پیشکش: توحید خالص ڈاٹ کام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال: محمد جمیل حسین مصطفیٰ جمہوریہ عراق سے پوچھتے ہیں کہ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے اوپر درود بھیجا جاسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، دیگر انبیاء کرام کے اوپر بھی درود بھیجنا جائز ہے ہم کہتے ہیں علیہم الصلاة والسلام۔ بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ بھی دیگر مومنین جو انہی کے تحت وتابع آتے ہوں پر بھی درود بھیجنا جائز ہے جو کہ نص اور اجماع سے ثابت ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اس وقت فرمایا جب آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ ہم کس طرح سے آپ ﷺ پر درود بھیجا کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ“⁽¹⁾

(اے اللہ تو درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو ہی قابل تعریف و بزرگی والا ہے۔)

اور اس جملے میں آل نبی علیہم السلام وہ ہیں جو آپ ﷺ کی شریعت کے تابع ہیں آپ کے رشتہ داروں میں سے ہوں یا ان کے علاوہ بھی، یہی راجح قول ہے۔ اگرچہ اس میں اول واولیٰ وہ ہیں جو مومنین میں سے آپ ﷺ کے رشتہ دار ہیں لیکن اس کے باوجود یہ ان تمام کو شامل ہیں جو آپ کی اتباع کرتے ہیں اور آپ ﷺ پر ایمان لاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب بھی آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے گروہ میں سے ہیں⁽²⁾۔ لہذا انبیاء علیہم السلام کے علاوہ ان کے تابع آنے والوں پر بھی درود جائز ہے جو نص اور اجماع سے

¹ صحیح بخاری 3370۔

² جیسا کہ فرعون کے تابع داروں کو اللہ تعالیٰ نے آل فرعون کہا حالانکہ وہ اس کے رشتہ دار یا اولاد میں سے نہیں تھے۔ (توحید خالص ڈاٹ کام)



ثابت ہے۔ لیکن انبیاء کرام ﷺ کے علاوہ کسی پر تابع ہونے سے ہٹ کر مستقل طور پر درود بھیجنے کے بارے میں علماء کرام میں اختلاف ہے کہ آیا یہ جائز ہے کہ نہیں۔ جبکہ صحیح بات یہی ہے کہ یہ جائز ہے کسی مومن شخص کے لیے کہا جائے صلی اللہ علیہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم فرمایا:

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ﴾ (التوبة: 103)

(آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجئے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں اور ان پر صلاۃ (درود) بھیجیں)

پس آپ ﷺ اس حکم کی تعمیل میں جو بھی اپنی زکوٰۃ لاتا اس پر درود بھیجتے اور جب وہ اپنے صدقات لے کر آتے ایسے کہتے کہ:

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى“⁽³⁾

(اے اللہ تو آل ابی اوفیٰ پر درود بھیج۔)

البتہ جو چیز ممنوع ہے وہ یہ کہ اسے کسی معین شخص کا باقاعدہ شعار بنا دیا جائے کہ جب بھی اس کا نام لیا جائے تو صلی اللہ علیہ کہا جائے۔ تو ایسا انبیاء کرام ﷺ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں۔ مثلاً ہم جب بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کریں تو کہیں صلی اللہ علیہ، یا جب بھی عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کریں تو صلی اللہ علیہ کہیں، یا پھر جب بھی عثمان کا ذکر کریں تو صلی اللہ علیہ کہ، یہی اسی طرح سے جب بھی علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کریں تو صلی اللہ علیہ کہیں، ایسا کرنا جائز نہیں۔ ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم اسے کسی معین شخص کا شعار بنا دیں۔



تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحید خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے متقاضی کے خلاف کوئی اور معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن و سنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتویٰ دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔